قادیانی تبلیغ
اور
پاکستانی سفارت خانے

شاہد تسنیم۔ ایم۔ اے

مسٹر دولتانہ
کا
احمدیہ مسجد
لندن میں
تجدید وفا

قادیانیت کی تبلیغ کے لئے پاکستانی سفارت خانوں کو اس وقت استعمال کیا گیا جب برطانوی سامراج کے ازلی گماشتے مرتدِ اعظم سر ظفر اللہ خان نے وزارتِ خارجہ کا چارج لیا۔ اس عرصے میں غیر ممالک میں ارتداد کی خوب تبلیغ کی گئی اور صیہونیت کے اعضا و جوارح کی خوب پرورش ہوئی۔ ایوب خاں کے عہد میں برطانوی اور امریکی استعمار کے قادیانی حاشیہ برداروں نے ملکی زرمبادلہ کو خوب لوٹا۔ اس وقت کی قومی اسمبلی میں اس بارے میں سوالات بھی اٹھائے گئے اور زرمبادلہ کے ضیاع پر ممبروں نے تشویش کا اظہار کیا۔

آجکل لندن میں پاکستانی سفارت خانہ کو قادنیت کی تبلیغ کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ سامراجی طاقتوں اور صیہونی یہودیوں کے ایماء پر افریقہ میں قادیانی سازش جاری ہے۔ اور یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ مغربی افریقہ میں قادیانیوں نے ابتدا ہی سے برطانوی سامراج کے لئے اڈے قائم کئے اور ان کے لئے جاسوسی کی۔ "دی کیمبرج ہسٹری آف اسلام مطبوعہ ۱۹۷۰ء صفحہ ۔۔۔۔ میں مذکور ہے:

"The Ahmadiyya first appeared on the west African coast during the first world war, when several young men in Lagos and Free town joined by mail. In 1921 the first Indian missionary arrived. Too unorthodox to gain a footing in the Muslim interior, the Ahmadiyya remain confined principally to Southern Nigeria, Southern Gold Coast Sierra Leone. It strengthened the ranks of those Muslims actively loyal to the British, and it contributed to the modernization of Islamic organization in the

area." (The Cambridge History of Islam, Vol. II edited by Holt, Lambton, and Lewis, Cambridge University Press, 1970, P-400)

درج بالا اقتباس سے عیاں ہے کہ قادیانی ۱۹۲۱ء کے بعد زیادہ تر جنوبی نائیجیریا، جنوبی گولڈ کوسٹ اور سیرالیون میں سمٹے رہے اور قادیانی مشنوں نے ان مسلمانوں کے دستوں کو مضبوط کیا جو برطانیہ کے نہایت وفادار تھے۔ برطانیہ نے بھی اس سلسلے میں قادیانیوں کی پوری پوری مدد کی، دو سال قبل افریقہ میں تبلیغ کے نام پر جو دو سکیمیں نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور آگے بڑھو سکیم جاری کی گئیں، لندن ہی میں ان کی داغ بیل پڑی اور وہیں مرزا ناصر احمد نے اکاؤنٹ کھلوایا۔[2] افریقہ میں اپنی کارکردگیوں کے بارے میں قادیانی مبلغ برطانیہ میں مقیم ان ممالک کے ہائی کمشنروں سے رابطہ قائم کرتے رہتے ہیں اور انہیں معلومات بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔ قادیانی وفدوں میں پاکستان کے سفارت خانہ کے ذمہ دار افراد بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور اس طرح قادیانی تبلیغ اور زیادہ موثر ہو جاتی ہے۔ جون ۱۹۷۲ء میں برطانیہ میں غانا کے ہائی کمشنر سے قادیانی جماعت کے ایک وفد نے ملاقات کی مسجد فضل لندن کے پریس سیکرٹری خواجہ نذیر احمد کی اطلاع کے مطابق مغربی افریقہ کے چھ ممالک کے سفیروں سے ملاقات کی گئی یہ وہ ممالک ہیں جن کا مرزا ناصر احمد دورہ کر چکے ہیں۔ پریس سیکرٹری لکھتے ہیں:

> "مغربی افریقہ کے ان چھ ممالک کے سفراء کو اپنی مساعی اور خدمات سے روشناس کرانے کے لئے مکرم و محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے سہ رکنی وفد کی قیادت فرماتے ہوئے جس میں مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی سیکنڈ سیکرٹری سفارت خانہ پاکستان اور خاکسار خواجہ نذیر احمد پریس سیکرٹری مسجد فضل لندن ہز ایکسی لینسی ایچ وی ایچ سیکی ہائی کمشنر غانا متعینہ لندن سے ملاقات کی۔"[3]

ترجمہ: [1] پہلی جنگ عظیم کے دوران احمدی فرقہ کے لوگ مغربی افریقہ کے ساحل تک پہنچے جہاں لاگوس اور فری ٹاؤن کے چند نوجوان ان تک پہنچے۔ ۱۹۲۱ء میں پہلی ہندوستانی مشنری وہاں آئی۔ اگرچہ یہ لوگ کسی عقیدہ کا پرچار نہیں کر سکے لیکن ان کا ارادہ مسلم آبادی کے اندرونی علاقوں میں قدم جمانا تھا۔ یہ لوگ زیادہ تر جنوبی نائیجیریا، جنوبی گولڈ کوسٹ اور سیرالیون میں سرگرم عمل رہے۔ ان لوگوں نے ان مسلمان دستوں کو مضبوط کیا جو کہ مملکت برطانیہ کے حد درجہ وفادار تھے اور ان علاقوں میں اسلام کو جدید تقاضوں سے ہمکنار کرتے رہے۔ (الحق)

[2] الفضل ربوہ، ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء [3] الفضل ربوہ، یکم جولائی ۱۹۷۲ء

• ایسے ہی برطانیہ میں گیمبیا کے ہائی کمشنر سے قادیانی جماعت کے ایک وفد نے ملاقات کی اور نائب امام مسجد ضرار لندن کی اطلاع کے مطابق:

"۶ر جون کو محترم جناب بشیر احمد خان رفیق امام مسجد لندن کی سرکردگی میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے ایک وفد نے برطانیہ میں گیمبیا کے ہائی کمشنر صاحب ہز ایکسی لینسی مسٹر بوکر عثمان سیمگا جانج صاحب سے ملاقات کی وفد میں آپ کے علاوہ مکرم عبدالعزیز دین صاحب، مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی اور خاکسار عطا المجیب ارشد شامل تھے"[۱]

۶ر مئی ۷۲ء کے الفضل میں پاکستانی ہائی کمشنر مقیم گھانا ہز ایکسی لینسی ایس اے سعید کا ذکر چھپا ہے۔ آپ نے ایک احمدیہ ہسپتال کا افتتاح فرماتے ہوئے:

"جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور رفاہی سرگرمیوں کا ذکر کر کے بہت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا"

"جماعت کے بے لوث جذبۂ خدمت کی بہت تعریف کی اور جماعت کو اس بناء پر خراج تحسین پیش کیا کہ اس نے اپنی انتھک اور بے لوث خدمات کے ذریعہ گھانا اور پاکستان کے عوام ایک دوسرے کے قریب لانے اور ان کے درمیان بہتر مفاہمت کا جذبہ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔"[۲]

صدر بھٹو نے جون کے اوائل میں افریقی ممالک کا دورہ کیا تھا۔ اس وقت لیگوس (نائیجیریا) کے قادیانی مشن نے آپ کا استقبال کیا[۳] اور نائیجیریا میں پاکستانی سفیر کے تعاون سے تمام پروگرام طے کیا گیا۔ چند ماہ گذرے میاں ممتاز دولتانہ نے احمدیہ مسجد لندن میں تقریر کی اور روزنامہ جنگ لندن (مورخہ ۱۰ر اگست ۱۹۷۲ء) کی اطلاع کے مطابق:

"تقریر کے ابتداء میں انہوں نے کہا میں لندن مسجد میں تجدید وفا کے سلسلہ میں حاضر ہوا ہوں۔"[۴]

واقعی سے

وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے	مرے کعبے میں تو لندن میں گاڑو قادیانی کو

یوم پاکستان کی اس تقریب میں مرتد اعظم سر ظفر اللہ خان نے صدارت کی۔ ان شواہد سے عیاں ہوتا

---

[۱] الفضل ربوہ ۲۸ر جون ۷۲ء
[۲] " ۶ر مئی ۷۲ء
[۳] " یکم جولائی ۷۲ء
[۴] ماخوذ الفرقان ربوہ اکتوبر ۷۲ء نیز الحق کا زیر نظر شمارہ۔

ہے کہ قادیانی ہمارے سفارت خانوں کو اپنے خطرناک مشن کی تکمیل کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور ان سفارت خانوں کے قادیانی افسران ان کی پوری پوری پشت پناہی کرتے ہیں، مرزائیوں کے ان مذموم حربوں سے اسلامیان پاکستان کے دینی جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے اور وہ اپنے سفارت خانوں کو قادیانیت کی تبلیغ و ترویج کے اڈے بنتے دیکھ کر سخت مضطرب ہیں۔ ارباب بست وکشاد اس سلسلہ میں مناسب اقدامات کریں اور قادیانیوں کی بیرون ملک سازشوں پر نگاہ رکھیں، اور جو سفارتی ارکان مرزائی فتنہ کی تبلیغ میں براہ راست یا بلاواسطہ ملوث ہوں۔ ان کے خلاف مناسب کارروائی کریں۔ پاکستان کے غیور مسلمان قادیانیوں کی نت نئی چالوں سے آگاہ رہیں اور ان کا مناسب حل تلاش کریں۔ تاکہ اس ناسور کو پھیلنے سے روکا جائے۔

الفضل ربوہ مورخہ ۱۶ر نومبر ۷۲ء میں مولوی محمد اجمل شاہد قادیانی انچارج مشن نائیجیریا کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں مذکور ہے:

"نائیجیریا میں پاکستان کے سفیر مکرم ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ قریشی صاحب (جن کا حال ہی میں بیرونت تبادلہ ہوا ہے۔) کے اعزاز میں جماعت کیطرف سے ایک شاندار دعوت عشائیہ کا اہتمام یہاں کے مشہور ہوٹل برسٹل میں کیا گیا جس میں متعدد سفراء اور شہر کے معززین نے شرکت فرمائی کھانے کے بعد مکرم جسٹس کاظم صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے استقبالیہ پیش کیا اور محترم قریشی صاحب نے اس کے جواب میں تقریر فرمائی۔ جسٹس کاظم صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی اور طبی مساعی کو سراہا۔"

تقریباً ایک سال سے الفضل ربوہ اس قسم کی کارروائیوں کو بڑے جلی حروف سے شائع کر رہا ہے۔ حالانکہ اس سے قبل ایسی دلیری بہت ہی کم دکھائی جاتی تھی۔ اس پردہ زنگاری میں جو معشوق پنہاں ہے۔ مسلمانوں کو اس سے واقف ہونا چاہیے اور قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کو ختم کرانے کے لئے تگ و دو کرنی چاہئے۔

پی۔ سی۔ ٹی
مارکہ
پرزہ جات سائیکل
پاکستان میں سب سے اعلیٰ اور معیاری
بٹ سائیکل سٹور نیلا گنبد لاہور۔ فون 65309